سوال

جوالفاظ طلاق کے معنی میں واضح نہ ہوں ان میں خاوند کی نیت کا اعتبار ہوگا

جواب

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقل مند انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ طلاق تک نوبت پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا رویہ رکھے۔

ئادباری تعالیٰ ہے :

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (النساء: 19)

اوران (عورتوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔

وں کے ساتھ بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے، وہ دو طرح کے ہیں :

1۔

2۔

مان بیوی کو طلاق دینے کے لیے بعض اوقات بالکل واضح لفظ استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جو طلاق کا معنی بھی دیتا ہے اور اس لفظ کا مطلب طلاق کے علاوہ کوئی اور بھی ہوسکتا ہے۔

نے اپنے شوہر سے کہا کہ کہو تم نے مجھے چھوڑ دیا، کہو تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ شوہر نے کہا : چھوڑ دیا، بیوی نے پھر پوچھا کہ کیا تم نے مجھے چھوڑ دیا؟ شوہر نے کہا : ہاں، بیوی نے تیسری بار پوچھا، تم نے مجھے طلاق دے دی ہے؟ شوہر نے غصے سے کہا نہیں، پھر اپنی بیوی کو مخاطب کرکے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھ

تبہ کہا : ''میں نے تمہیں چھوڑ دیا''، یہ الفاظ کنایہ ہیں، جو طلاق دینے کے لیے بھی استعمال ہوسکتے ہیں اور طلاق کے علاوہ کسی اور معنی کو ادا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔ اس طرح کے الفاظ میں خاوند کی نیت کا اعتبار ہوگا، کہ یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کی نیت طلاق دینے کی تھی کہ نہیں۔ خاوند نے بیو

والله أعلم بالصواب.

محدث فتوی کمیٹی

1۔

2۔

3۔

4۔